بابا جی

غوری صاحب کی وفات پر کسی سے بات کرنے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ سوچا فیس بک کا سہارا لے لوں، لیکن کھولا تو دوستوں نے اس محفل کو بھی ان کی یادوں کے پھولوں سے سجا دیا ہے۔

میری ان سے بہت کم ملاقاتیں رہیں، لیکن جب بھی ملے تو اتنی محبت اور اپنائیت سے ملے جیسے مجھے برسوں سے جانتے ہوں۔ ''المورد'' کی لائبریری میں بیٹھے اپنا کام کرتے رہتے تھے (کم از کم میں تو ان کو جب بھی ملا، وہیں ملا)۔ پہلی بار ملے تو خود اٹھ کر گئے، دکان سے اپنی کتابوں کا سیٹ لائے اور اپنے دستخطوں سے عنایت کیا۔ اس کے بعد میری طرف سے تو کوتاہی ہوئی، لیکن انھوں نے کئی بار فون پر یاد کیا اور ہر بار مجھ پر ان کی آواز سنتے ہی گھڑوں پانی پڑ جاتا کہ اس دفعہ بھی پہل انھوں نے کی۔

''المورد'' کے ایک اسٹاف ممبر کے ساتھ بیٹھے ہوئے جب میں نے بار بار سنا کہ وہ تو کھانا بابا جی کے ساتھ کھائیں گے تو مجھ سے رہا نہ گیا۔ پتا چلا کہ غوری صاحب مراد ہیں اور عملے کے بعض ارکان ان کی بے پناہ محبت اور شفیق شخصیت کی وجہ سے ان کو اسی نام سے پکارتے ہیں۔ ان کے ساتھ، بلاشبہ یہی نام جچتا ہے۔

اللہ بابا جی کے درجات بلند کرے اور ان کو اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل نصیب کرے جس کی آمد کی خوش خبریوں کو وہ آسمانی صحائف میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر لوگوں کے سامنے لاتے رہے۔

ـــــ عامر عبداللہ

(گلوبل دعوہ ہیڈ)